SUPPORT US
Scan to pay with any UPI app
Be A Part Of
Sada-E-Hussaini
9246500619

اپنا اخبار اپنی بات
APNA AKHBAR APNI BAAT
sadaehussaini.com / sadaehussaini.in /
sadaehussaini@gmail.com
Mobile : 9490618051 Whatsup : 9346938539

روزنامہ
بے زبانوں کی زبان
صدائے حسینی
حیدرآباد
Sada-E-Hussaini
Thursday 05-02-2026 epaper.sadaehussaini.com

**آیت کریمہ:** کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں دیکھتے کہ یہ نہ ان کی بات کا جواب دے سکتا ہے اور نہ ان کے کسی نقصان یا فائدہ کا اختیار رکھتا ہے۔ (سورہ طہ۔آیت 89)

**حدیث شریف:** علم حاصل کرو اگر چہ تمہارے روبرو جلا دینے والی آگ ہو یا ایسا سمندر جو تمہیں غرق کر دینے والا ہو۔

**حضرت علیؑ نے فرمایا:** جس نے اپنی پریشانی دوسروں پر ظاہر کی وہ ذلت پر آمادہ ہو گیا۔ تھوڑا دینے پر شرماؤ نہیں کیونکہ خالی ہاتھ لوٹانا اس سے بھی گری ہوئی بات ہے۔

**سورہ فاتحہ** برائے ایصال ثواب

**سید احمد حسین جعفری** صاحب مرحوم

ابن سید کلب حسین جعفری صاحب مرحوم

ومحترمہ **کنیز عباس** صاحب مرحومہ بنت میر فیاض علی صاحب مرحوم کی روح کو شاد فرمائیں۔

ومحترمہ **فاطمہ بیگم صاحب** مرحومہ بنت سید بسم اللہ خان صاحب مرحوم

# انقلابِ اسلامی کے سینتالیس سال

تحریر: علامہ سید حسن ظفر نقوی

11 فروری 1979 کو دنیا کے نقشے پر ایک قطعہ زمین پر بظاہر ایک بادشاہت کا خاتمہ اور ایک مذہبی طبقے کو اقتدار مل گیا مگر اس انقلاب نے عالمی بساط پر شطرنج کی بازی بچھانے والوں کو مخمصے میں ڈال دیا۔ ان کے مہرے بکھرنے لگے، شطرنج کی بازی کا سب سے بڑا مہرہ بادشاہ کہلاتا ہے، لیکن اس بچارے بادشاہ کو بازی گر گردن سے پکڑ کر ادھر ادھر بٹھاتا رہتا ہے۔ ایسا ہی کچھ شاہ ایران رضا شاہ پہلوی کے ساتھ ہوا، وہ اپنے کو بادشاہ ہی سمجھتا رہا، جبکہ اس کی گردن کسی اور کے ہاتھ میں تھی۔ جب یہ بادشاہ پیادوں سے مات کھا گیا تو بازی گروں نے اسے اپنے ملک میں بھی جگہ نہیں دی۔ عالمی سامراج جو اس زمانے میں دو قطبی تھا شرقی اور غربی یا یوں کہیے کہ دایاں بازو اور بایاں بازو یا سوشلسٹ بلاک، سرمایہ داری نظام کا حامی بلاک۔

ایران کے اسلامی انقلاب کے بعد ان دونوں عالمی ٹھیکیداروں یعنی امریکہ اور اس وقت کا سوویت یونین (USSR) کو یقین تھا کہ مولویوں کے پاس نہ تو کو نظام ہے اور نہ ہی کوئی نظام چلانے والی ٹیم، اور نہ ایرانی قوم مولویوں کی حکومت کو قبول کریگی، اسلئے دونوں طاقتیں پر امید تھیں امریکہ اپنے جمہوری نعروں، ایران میں موجود اپنے ہزاروں حامیوں کی وجہ سے جنھیں امریکی ایجنٹ کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔

امریکہ کو یقین تھا کہ وہ جمہوریت کے فریبی نعروں کے ذریعے دوبارہ ایران پر کنٹرول حاصل کر لے گا اور دوسری طرف سوویت یونین کو ایران میں موجود تودہ پارٹی اور دیگر بائیں بازو کے گروہوں کی موجودگی سے یقین تھا کہ کیونکہ یہ انقلاب امریکی تسلط کے خلاف نعروں سے برپا ہوا ہے اس لئے اس کے لئے اپنی مرضی کی حکومت لانے کے لئے زمین ہموار ہو چکی ہے۔ اس حقیقت کا ادراک کرنے کے لئے کوئی طاقت تیار نہیں تھی کہ اگر ڈیموکریٹس اور سوشلسٹس میں اتنا دم خم ہوتا تو اس انقلاب کی قیادت روحانیت نہ کر رہی ہوتی۔ عالمی سیاسی تجزیہ نگاروں نے ایران کے بارے میں ہمیشہ جو غلطی کی وہ انقلاب کے مذہبی اور روحانی پہلو کو نظر انداز کرنا تھا۔

دیگر اسلامی ممالک کے برعکس ایران کی مذہبی قیادت صدیوں سے انقلابی کردار ادا کرتی رہی ہے، مصر میں بھی اخوان نے انقلابی اسلامی تحریک کو زندہ رکھا لیکن خاطر خواہ کامیابیاں حاصل کرنے میں ناکام رہی، برصغیر میں بھی اسلامی تحریکیں جنم لیتی رہیں لیکن سامراج کے پیدا کردہ اختلافات ہمیشہ راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ بنتے رہے اور آج تک یہ اختلافات اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ ہر مرحلے پر سامنے آتے ہیں۔ لیکن ایران میں عوام کو علما سے الگ کرنے کی سامراج کی ہزار کوشش کے باوجود آج تک اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ مرجعیت کی صورت میں مذہب نے ایرانی قوم کو ایک مرکز سے وابستہ رکھا۔

یہ تجزیہ نگار بھول جاتے ہیں کہ ماضی میں یعنی انیسویں اور بیسویں صدی میں برطانوی اور روسی سامراج کے خلاف جتنے بھی قیام ہوئے وہ علما کی قیادت میں ہوئے اور شہید آیت اللہ فضل اللہ نوری، سمیت ہزاروں علما اور طلبا کو دردناک انداز میں قتل کیا جاتا رہا۔ ایرانی علما کسی بھی زمانے میں اپنے عوام سے اور ان کے مسائل سے الگ تھلگ نہیں رہے۔

ایرانی تیل جس کی آمدنی کی شاہی خاندان اور برطانیہ اور دیگر سامراجی طاقتوں میں بندر بانٹ ہو رہی تھی اور ایرانی عوام غربت کی آخری سطح تک آ گئی تھی، اس دولت کو بچانے اور ایرانی عوام تک اس کے ثمرات پہنچانے کے لئے جب ڈاکٹر مصدق 1953 میں ایران کے وزیر اعظم (نے شاہ ایران کے فیصلوں کے خلاف تحریک شروع کی تو سب سے پہلے آیت اللہ کاشانی اس تحریک کی حمایت میں میدان میں اتر آئے اور آیت اللہ کاشانی کے اس تحریک میں شامل ہوتے ہی ساری ایرانی قوم سڑکوں پر نکل آئی۔ جس کے نتیجے میں شاہ کو ایران سے فرار ہونا پڑا تھا۔ گو کہ عالمی بدمعاش شاہ کو دوبارہ لے آئے اور ڈاکٹر مصدق گرفتار کر لئے گئے، مگر اس تحریک کے نتیجے میں ایرانی تیل ذاتی ملکیت سے نکل کر قومی ملکیت میں آ گیا، شاہ آقائے کاشانی کو بھی گرفتار کرنا چاہتا تھا لیکن عوامی ردعمل کے خوف نے اسے اس عمل سے باز رکھا۔

1953 کے بعد مسلسل روحانیت میدان میں رہی، 1953 سے 1960 کے درمیان فدائیان اسلام نے اصفہان، نجف آباد اور اطراف کے علاقوں میں شہنشاہیت کے خلاف تاریخی جدوجہد کی۔ جس کے دوران اس تنظیم کے سربراہ عالم دین نواب مجتبیٰ صفوی کو گرفتار کر کے پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ 1880 سے شروع ہونے والی سامراجی تسلط کے خلاف اٹھنے والی مذہبی تحریکوں اور علما کی قربانیوں نے ایرانی معاشرے میں روحانیت کی جڑوں کو مضبوط اور گہرا کر دیا تھا۔

انہی تحریکوں کا تسلسل 1964 میں شروع ہونے والی امام خمینی کی تحریک ہے، امام خمینی نے شاہ کے خلاف اس وقت قیام کا آغاز کیا جب انہیں یقین ہو چکا تھا کہ اب ایران لبرل ازم اور سیکولرازم کے دلفریب نعروں کی آڑ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مغرب کی غلامی میں جانے والا ہے۔ شاہ کا سفید انقلاب کا نعرہ دراصل مذہب سے چھٹکارا حاصل کرنے کی طرف پہلا قدم تھا، دوسری طرف امریکہ شاہ ایران کے ذریعے اسرائیل کو عالم اسلام سے منوانے اور فلسطین کے مسئلے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی تیاری کر رہا تھا۔

اس مقصد کے لئے شاہ ایران کو شہنشاہ ایران کے بت کی صورت میں تراش کر عالم اسلام کے سامنے رکھا گیا اور یہ بات تاریخ کا حصہ ہے کہ انقلاب اسلامی سے پہلے شہنشاہ ایران اسلامی دنیا کی آنکھ کا تارا تھا۔ سارے عالم اسلام میں ایرانی سفارت خانے اور کلچر سنٹرز دراصل اسرائیلی اور امریکی مفادات کے تحفظ کے اڈے تھے۔

ہم پہلے کسی تجزیہ نگار کے کالم کے جواب میں لکھ چکے ہیں کہ امام خمینی کی تحریک کا آغاز شہر خون و قیام قم کی سرزمین سے ہوا تھا اس تحریک کا نقطہ آغاز اور مرکز آغاز نہ تو کوئی دائیں بائیں بازو کی سیاسی جماعتیں تھیں اور نہ ہی سیاسی مراکز بلکہ یہ تحریک مدرسہ فیضیہ قم سے اٹھی اور اس تحریک کے پہلے قربانی دینے والے سیکڑوں علما اور طلاب دینی تھے۔

قم سے اٹھنے والی امام خمینی کی آواز راتوں رات پوری ملت ایران کی آواز بن گئی، سارا ایران شہنشاہیت کے خلاف سڑکوں پر نکل آیا۔ ہزاروں لوگوں کے قتل عام اور امام خمینی کی گرفتاری اور بعد میں جلاوطنی کے ساتھ بظاہر اس تحریک کو کچل دیا گیا تھا۔ مگر حقیقت میں ایسا نہیں تھا۔ بلکہ یوں کہیئے کہ سامراجی نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے بعد آنے والے نظام کی تیاری ہو رہی تھی۔ 1964 سے 1977 کے آخر اور 1978 کے اوائل تک ایک ایسی جماعت تیار ہو چکی تھی جو استقلال پر یقین رکھتی تھی، یعنی شرق اور غرب یا دائیں بائیں کی ذہنی غلامی سے آزاد قوم۔ ایسی قوم جس کے فیصلے وائٹ ہاس اور کریملن میں نہ لکھے جائیں بلکہ وہ اپنی آزادی سے اپنے فیصلے کریں۔

ابھی حال ہی میں دنیا نے دو موقعوں پر دیکھ لیا کہ جب بھی ایرانی قوم کو یہ احساس ہو جاتا ہے کہ ایران کے داخلی حالات کا استعماری طاقتیں فائدہ اٹھانا چاہتی ہیں وہ حکومت مخالف ہونے کے باوجود اپنی حکومت اور قیادت کے پیچھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایران اسرائیل جنگ کے دوران دنیا بھر کے تجزیہ نگار یہ تجزیہ کرنے میں سارا وقت لگے رہتے تھے کہ اب یہ رجیم نہیں بچ سکتی کیونکہ باہر سے اسرائیل اور امریکہ ان کو تباہ کر دے گا اور اندر ان عوام ان کیخلاف سڑکوں پر آ گئی ہے۔

احتجاجی مظاہروں کی درجنوں یا چلیے سیکڑوں افراد پر مشتمل ٹولیوں کے جواب میں جب تہران، اصفہان، شیراز، مشہد اور تبریز سمیت سارے ایران میں لوگ بلا مبالغہ کروڑوں کی تعداد میں رہبری سے وفاداری کا اعلان کرتے سڑکوں پر نکلے تو سامراجی میڈیا سکتے میں آ گیا اور اسے سانپ سونگھ گیا پھر آہستہ آہستہ سب نے پینترے بدلنے شروع کئے۔ دنیا اب تک یہ ہضم نہیں کر پا رہی کہ ان سب کرشموں کے پیچھے روحانیت اور مرجعیت کی طاقت ہے۔ مستقبل میں کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن ایک بات طے ہے کہ موجودہ ایران اتنا طاقتور ہو چکا ہے کہ عالمی بدمعاشوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سرخرو میدان میں کھڑا ہے۔

امریکہ اور اسرائیل نے دیکھ لیا کہ آج دنیا میں اسلامی جمہوریہ ایران کی حمایت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ ایران کے اسلامی انقلاب کو سینتالیس سال مکمل ہونے کو آ رہے ہیں اور ایران کو الگ تھلگ کرنے کی جتنی بھی سازشیں ہوتی رہیں ان میں سب سے خوفناک سازش فرقہ واریت کو ہوا دینا تھا۔

## کیا ائمہ معصومینؑ امام زمانؑ کے ظہور کا وقت جانتے تھے؟

قم۔4رجنوری (حوزہ نیوز ایجنسی رصدائے حسینی) آیت اللہ العظمی جوادی آملی نے اپنی ایک تصنیف میں ظہور کے اسرار اور اس بارے میں ائمہ معصومین کے علم کے موضوع پر گفتگو کی ہے،

جو اہلِ علم کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف) کے ظہور کا وقت اللہ تعالی کے اسرار میں سے ہے۔ اس بارے میں اندازے لگانا نہ صرف بے بنیاد عمل ہے بلکہ ائمہ معصومین نے اس سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادقؑ سے روایت نقل ہوئی ہے: عبدالرحمٰن بن کثیر کہتے ہیں: میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ مہزم داخل ہوا اور عرض کیا: میں آپ پر قربان جاں! اس امر (ظہور) کے بارے میں بتائیے جسکے ہم منتظر ہیں، یہ کب واقع ہوگا؟ امام نے فرمایا: اے مہزم! وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں، جلد بازی کرنے والے ہلاک ہو گئے، اور تسلیم کرنے والے نجات پا گئے۔ اسی طرح ابو بصیر سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادقؑ سے قائم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں، ہم اہلِ بیتؑ وقت مقرر نہیں کرتے۔ ظہور کے وقت کو معین نہ کرنا اور اس کے مخفی رہنے پر تاکید، ہرگز اس بات کی دلیل نہیں کہ انسانِ کامل کو ظہور کے وقت کا علم نہیں ہوتا۔ بلکہ انسانِ کامل، جو اللہ کے اذن سے تمام ممکنہ عوالم پر احاطہ رکھتا ہے، علمِ ازلی کے نتائج اور علمِ بدا کے میدان سے آگاہ ہوتا ہے، اور ظہور کا وقت بھی اسی علم میں شامل ہے۔ البتہ انسانی معاشرے کی مصلحت کا تقاضا یہ تھا کہ ظہور کا وقت مخفی رکھا جائے۔ اسی لیے امام جعفر صادق نے ابو بصیر سے یہ نہیں فرمایا کہ ہم ظہور کے وقت سے آگاہ نہیں ہیں، بلکہ فرمایا: ہم وقت مقرر نہیں کرتے۔ یقیناً امام زمانہ کے ظہور کا دن ایام اللہ کے روشن ترین مصادیق میں سے ہوگا، اور اس دن کا عقلمندانہ اور سچا انتظار کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

ماخذ: کتاب امام مہدی، موجود و موعود

## نیمہ شعبان کا عظیم اجتماع ہماری قوم کی مہدوی اور انقلابی شناخت کی علامت ہے

قم۔4رجنوری (حوزہ نیوز ایجنسی رصدائے حسینی) حجۃ الاسلام والمسلمین اجاقنژاد نے نیمہ شعبان کی مناسبت سے جاری اپنے پیغام میں اس دن کو امید، انتظار اور انسانیت کے روشن مستقبل

کی عظیم عید قرار دیتے ہوئے کہا کہ نیمہ شعبان الٰہی وعدِ عدل، انصاف اور انسانی کرامت کی تکمیل کا دن ہے۔ انہوں نے انقلاب اسلامی کی مہدوی نوعیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام خمینیؒ کی قیادت میں اسلامی انقلاب، دورِ غیبت میں فعال اور بیدار انتظار کا عملی نمونہ تھا، جس نے دین کی احیا، استکبار کیخلاف مزاحمت اور نئے اسلامی تمدن کی بنیاد رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ متولی مسجد جمکران نے کہا کہ یہ مقدس مقام حضرت ولی عصر (عج) کے عاشقوں اور منتظرین کا مرکز ہے، اور ہر سال نیمہ شعبان کے موقع پر یہاں انقلاب اسلامی کے بعد سب سے بڑا مہدوی اجتماع منعقد ہوتا ہے، جو ملتِ ایران کی اعتقادی قوت اور مہدوی و انقلابی شناخت کا عملی مظہر ہے۔ انہوں نے ان مبارک ایام کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے عوام، شہدا کے خاندانوں، نوجوانوں، دانشوروں اور مذہبی انجمنوں سے اپیل کی کہ وہ 14 اور 15 شعبان کو مسجد جمکران میں منعقد ہونے والے عظیم جشن اور اجتماع میں بھرپور شرکت کریں۔ اس اجتماع کا شعار مہدی، جانِ ایران رکھا گیا ہے، جس کے ذریعے ایمان، امید، وحدت اور ظہور کے لیے آمادگی کا عملی اظہار کیا جائے گا۔ آخر میں حجۃ الاسلام والمسلمین اجاقنژاد نے زور دے کر کہا کہ یہ عظیم اجتماع عالمِ اسلام اور دنیا کے تمام مظلوموں کے لیے ایک واضح پیغام ہوگا، جو استقامت، باخبر انتظار، امید اور منجی موعود (عج) کی قیادت میں روشن مستقبل پر ایمان کی علامت ہے۔

## انقلاب اسلامی عالمی مہدوی ثقافت کی بنیاد

مشہد۔4رفروری (حوزہ نیوز ایجنسی رصدائے حسینی) آیت اللہ عباس کعبی نے حوزہ نیوز سے گفتگو میں کہا کہ انقلاب اسلامی، موجودہ دور میں اہلِ بیت علیہم السلام کی تعلیمات کی روشنی میں سیرتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی تجدید ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انقلاب عالمی اور فطری تمدنی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کا مخاطب وہ انسان ہیں جو ہدایت قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آیت اللہ کعبی نے مزید کہا کہ جدید اسلامی ثقافت کی تشکیل الٰہی قیادت کی رہنمائی، اجتہادِ زمانے کے تقاضوں کی صحیح پہچان اور جدید انسانی مسائل کے حل کے ذریعے ممکن ہوتی ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ یہ انقلاب، غدیر کی بنیاد، عاشورا کی روح اور ثقافتِ انتظار سے متاثر ہو کر، توحید، عدل اور انسانی کرامت کی بنیاد پر عالمی نظام میں بنیادی تبدیلی کا ذریعہ بنا ہے۔ رکن مجلس خبرگان رہبری نے کہا کہ مہدوی تعلیمات کے مطابق، الٰہی قیادت انسانی معاشرے کی رہنمائی کرتی ہے اور ایمان، توحید اور عملِ صالح کی بنیاد پر ایسے معاشرے کی تشکیل کرتی ہے جو استبداد و استعمار کے خلاف جدوجہد اور انسانی شناخت کی بحالی پر قائم ہو۔ آیت اللہ کعبی نے کہا کہ انقلاب اسلامی، حضرت بقیۃ اللہ الاعظم )عج (کے عالمی انقلاب کی تمہید ہے اور یہ انقلاب ولایتِ فقیہ کو امام زمانہ )عج ( کی نیابتِ عامہ کے طور پر تسلیم کرتے ہوئے تشکیل پایا ہے۔ ایک امامتِ بالاصالہ ہے، جو امام زمانہ )عج ( سے مخصوص ہے، اور دوسری امامتِ بالنیابہ ہے، جو ولی فقیہ کے ذریعے انجام پاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلامی انقلاب، خالص اسلامی تعلیمات، اجتہاد، زمانے کی آگاہی، ولی فقیہ کی رہنمائی، حوزہ و یونیورسٹی کے اہلِ علم کی کوششوں اور عوامی شرکت کے نتیجے میں کامیاب ہوا۔ آیت اللہ کعبی نے کہا کہ اسلامی انقلاب نے صبر، استقامت اور سازشوں کے مقابلے میں مزاحمت کے ذریعے کامیابی حاصل کی اور سخت مراحل سے عبور کیا انہوں نے کہا کہ آج بھی یہ انقلاب جہاد، مزاحمت اور عوامی حمایت کی بدولت ترقی کے راستے پر گامزن ہے۔

## عراقی حکومت کی جانب سے حرم عسکریینؑ سامرا کی ملکیت امام حجتؑ محمد بن عسکری کے نام رجسٹر کر دی گئی ہے

سامرا حرم عسکریینؑ کے لیے 'پراپرٹی رجسٹریشن نمبر 25' کے عنوان سے ایک ملکیتی سند (سندِ تملیک) جاری کی گئی ہے، جو سامرا کے جائیداد رجسٹریشن آفس (تسجیل عقاری) کی

سند تمليك دائم "نموذج رقم ٢٥ تسجيل عقاري"
باسم "الإمام الحجة محمد بن الحسن العسكري"

طرف سے امام الحج محمد بن الحسن العسکری (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے نام پر صادر ہوئی ہے۔ عتبہ عسکریہ مقدسہ کا امام مہدی منتظر (عجل اللہ تعال فرجہ) کے نام پر رجسٹر ہونا، اور وزارتِ عدل، ریاستِ عراق کی عمومی رجسٹریشن ڈائریکٹریٹ کی جانب سے ان کے مبارک نام پر 'رجسٹریشن نمبر 25' طابو (ملکیتی رجسٹریشن) سند کا اجرا ہونا، کئی اہم اور گہری معنوی دلالتیں رکھتا ہے، جن میں سے چند یہ ہیں:

.1 یہ پہلا موقع ہے عراق کی ریاستی تاریخ میں کہ کسی سرکاری ادارے نے امام مہدی (عجل اللہ تعال فرجہ) کے وجود اور ان کے زندہ ہونے کو تسلیم کیا ہے۔ ماضی میں عراقی حکومتیں امام کے وجود پر ایمان نہیں رکھتی تھیں اور نہ ہی ان کا اعتراف کرتی تھیں۔ لہذا یہ قدم خود ریاستِ عراق کے عقیدے میں ایک تاریخی اور فکری انقلاب کی علامت ہے۔

.2 رجسٹریشن ڈائریکٹریٹ کی طرف سے امام مہدی منتظر (عجل اللہ تعال فرجہ) کو عراقی شہری قرار دیا ہے۔ امام مہدی عج کو عراقی شہریت حاصل ہونا عراق اور اہلِ عراق کے لیے فخر و عزت کی بات ہے، بالخصوص اہل تشیع عراق کے لیے یہ ایک غیر معمولی شرف ہے۔ کہ ان کا امام ع، منجی عالم بشریت، عراقی النسب اور عراقی الموطن ہیں۔

.3 عراق کے رجسٹریشن دفاتر (دوائر تسجیل عقاری) صرف انہی افراد کو سندِ ملکیت (طابو صرف) جاری کرتے ہیں جو قانونی و شرعی طور پر اس جائیداد کے مالک ہوں، یعنی مالکِ حقیقی۔

.4 اس سند سے یہ حقیقت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ امام مہدی (عجل اللہ تعال فرجہ) کا گھر (مسکن) سرکاری ریکارڈ میں درج ہے، جیسا کہ اس سند میں تصریح موجود ہے۔ یہ واقعہ نہ صرف عقیدتی لحاظ سے عظیم علامت ہے بلکہ عراق کی تاریخ میں ایک روحانی اور معنوی سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

یاد رہے کہ عراقی رجسٹریشن جائیداد میں نموذج نمبر 25 بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ دائمی جائیدادی اندراج (طابو صرف) کی ایک نقل ہوتی ہے، جو کسی جائیداد کی حتمی ملکیت کو ثابت کرتی ہے۔ یہ دستاویز محکمہ رجسٹریشن جائیداد کی طرف سے جاری کی جاتی ہے۔ یہ ملکیت کے مضبوط ترین کاغذات میں شمار ہوتی ہے۔

نموذج نمبر :25 ایک دائمی سند، جو مکمل جانچ کے بعد جاری ہوتی ہے اور ملکیت ثابت کرنے کے لیے سب سے مضبوط مانی جاتی ہے۔ استعمال کی حیثیت: یہ تمام سرکاری اداروں میں قابلِ قبول ہوتا ہے۔ اجرا کا طریقہ: یہ سند محکمہ رجسٹریشنِ جائیداد سے درخواست، موقع پر معائنہ، اور مکمل جانچ پڑتال کے بعد جاری کی جاتی ہے۔

محمد علی انصاری نجف اشرف

# بھارت سرکار امریکہ اور اسرائیل کے بجائے ایران کیساتھ مضبوط روابط استوار کرے

## ظلم خواہ کتنا ہی طاقت ور کیوں نہ ہو مگر صبر سے زیادہ طاقت ور نہیں ہوسکتا: مولانا کلب جواد نقوی

لکھنو۔4رجنوری (حوزہ نیوز ایجنسی رصدائے حسینی) مجلسِ علمائے ہند کے جنرل سکریٹری، امام جمعہ مولانا سید کلب جواد نقوی کو ایران میں امام خمینی انٹرنیشنل ایوارڈ سے نوازے جانے پر انجمن ہائے ماتمی اور ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی یکتا منچ کی جانب سے تاریخی چھوٹے امام باڑے میں ایک تقریب کا انعقاد ہوا، جس میں ہندوستان کی معروف شخصیات نے مولانا کلب جواد نقوی کو اس اعزاز پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے ایران حکومت کا شکریہ ادا کیا، نیز بھارت سرکار سے ایران کیساتھ مزید مضبوط تعلقات قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر ایران کے انقلاب اور رہبرِ انقلابِ اسلامی آیت اللہ خامنہ ای کی حمایت میں نعرے بھی لگے، نیز امریکہ و اسرائیل کے خلاف مردہ باد کے فلک شگاف نعرے بھی بلند کیے گئے۔ اس موقع پر ایران اور رہبرِ انقلابِ اسلامی کے خلاف ہندوستانی میڈیا کے منافرانہ اور منافقانہ رویے کی بھی مذمت کی گئی۔ تقریب کا آغاز مولانا منظر علی عارفی نے قرآنِ مجید کی تلاوت سے کیا۔ اس کے بعد عادل فراز کی نظامت میں تقریب کا باضابطہ آغاز ہوا۔ سوامی سارنگ نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج ہم کسی شخص نہیں بلکہ ایک شخصیت کی خدمات کا اعتراف کر رہے ہیں۔ اس عالمی اعزاز پر ہم فخر محسوس کر رہے ہیں۔ یہ اعزاز صرف مولانا کو نہیں دیا گیا بلکہ اس سے ہمارے ملک، ہماری ریاست اور ہمارے شہر لکھنو کی بھی عزت افزائی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ظلم خواہ کتنا ہی طاقت ور کیوں نہ ہو مگر صبر سے زیادہ طاقت ور نہیں ہوسکتا، یہ پیغام ہمیں کربلا سے ملتا ہے۔ آج ایران بھی اسی راستے پر ہے اور طاقت ور ظالموں کے خلاف استقامت کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے قومی ترجمان نتیندر ریادو نے اپنی تقریر میں مولانا کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ بھارت وشو گرو اسی بنا پر ہو سکتا ہے کہ ہم سبھی مذاہب کا احترام کریں۔ انہوں نے کہا کہ انتہا پسندی کسی بھی مذہب میں ہو وہ کبھی امن قائم نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ مذہب کبھی ظلم اور اختلاف کی دعوت نہیں دیتا۔ مذہب کو سمجھنا ہے تو فطرت کے ذریعے سمجھیے جو بلا تفریقِ مذاہب سب کے لیے ہے۔ ہماری آرا، عقائد اور مذاہب مختلف ہو سکتے ہیں مگر اس کو نفرت اور اختلاف کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔ اے۔آئی۔سی۔سی۔ کے رکن اشوک سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ ایوارڈ ہمارے شہر اور ملک کے لیے فخر کا باعث ہے۔ مولانا کلب جواد اور ان کا خاندان ہمیشہ اتحاد کے لیے کوشاں رہا ہے، اسی کا نتیجہ ہے کہ آج عالمی سطح پر ان کی عزت افزائی ہوئی ہے۔ عام آدمی پارٹی کے ترجمان پرتی پال سنگھ نے اپنی تقریر میں مولانا کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنے ملک میں آپسی بھائی چارے کو فروغ دینا چاہیے اور سکھ سماج کا بھی یہی پیغام ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک کی آزادی میں سبھی مذاہب کے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں، ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آج فرقہ پرست طاقتیں ہمارے اتحاد کو توڑنا چاہتی ہیں مگر ہم انہیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پارٹی نے ہمیشہ ایران کی حمایت کی اور امریکی پالیسیوں کی مذمت کی ہے۔ یقیناً ہندوستان کے لوگ امریکہ اور اسرائیل کی پالیسیوں کو پسند نہیں کرتے۔ ٹرمپ مسلسل بھارت کے خلاف ٹیرف عائد کر رہا ہے، اس اقدام کی ہم سخت مذمت کرتے ہیں اور بھارت سرکار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ایران کے ساتھ اپنے روابط کو بہتر بنائے اور موجودہ تعلقات کو مزید تقویت دے۔ ایڈوکیٹ سریش پانڈے، سابق صدر بار ایسوسی ایشن لکھنو، نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ اعزاز بھارت۔ ایران دوستی کی پہچان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے ملک میں بھائی چارے کے پیغام کو عام کرنا چاہیے، جس طرح ہمارے ملک کی آزادی کے لیے سبھی نے مل جل کر قربانیاں دی تھیں، اسی طرح ہمیں آج بھی متحد ہو کر بین الادیان ہم آہنگی کو قائم کرنا ہوگا۔ مولانا فضل منان واعظی، امام ٹیلے والی مسجد، نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ صرف ایوارڈ نہیں بلکہ ہمارے ملک کا افتخار ہے، اس لیے ہماری حکومت کو چاہیے کہ وہ ایران کے ساتھ بہتر تعلقات استوار کرے۔ انہوں نے بھارت میں بڑھتی ہوئی مذہبی منافرت پر بھی فکر مندی کا اظہار کیا۔ بدھ دھرم سے تعلق رکھنے والے پوجیہ بھنتے جی شری دیپانکر جی نے کہا کہ ہم مولانا کو اس اعزاز پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان اختلاف اس لیے بڑھ رہے ہیں کیونکہ ہم مذہبوں اور ذاتوں میں بٹ گئے، انسانیت ختم ہو گئی۔ ہمیں اپنے ملک کے نام کو روشن رکھنے کے لیے امن کا پیغام بر بننا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں نفرت کا بیانیہ ختم کرنا ہوگا تاکہ ملک مزید ترقی کی راہیں طے کر سکے۔ مولانا رضا حیدر زیدی نے اپنے خطاب میں مولانا کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے ایران اور بھارت کی دوستی پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیشہ جو بڑی طاقتیں رہی ہیں انہوں نے کمزور لوگوں کو غلام بنانے کی کوشش کی ہے، اس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی رہی ہیں۔ شاہِ ایران کے زمانے میں بھی یہی ہوا۔ امام خمینی نے اس فکر کے خلاف جنگ کی اور ایران میں نظامِ ولایتِ فقیہ نافذ ہوا جس میں عدل و انصاف کی بالادستی قائم ہوئی۔ آج بڑی طاقتیں اسی نظام کو ختم کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ ان کا مقصد ایران کو ختم کرنا نہیں بلکہ نظامِ ولایت کو ختم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے اقوامِ متحدہ میں جس طرح ایران کی حمایت کی، ہم اس کی ستائش کرتے ہیں اور ہم پوری طرح حکومت کے موقف کی تائید کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر عزت سے سر اٹھا کر جینا چاہتے ہو تو ظالموں کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا۔ ہمیں ہرگز عالمی طاقتوں کے سامنے سر نہیں جھکانا ہے، اگر جھک گئے تو پھر غلامی کا قلادہ ہماری گردنوں میں ڈال دیا جائے گا، اس لیے ہماری حکومت کو امریکہ اور اسرائیلی آمریت کے خلاف کھڑا ہونا چاہیے۔ مولانا کلب جواد نقوی نے تمام مہمانوں اور پروگرام کے بانیان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس اعزاز پر حکومتِ ایران کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور بھارت سرکار سے اپیل کرتے ہیں کہ ایران کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات کو مزید تقویت دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد کے بارے میں اسلام دشمن طاقتوں نے غلط تشریح پیش کی ہے تاکہ غیر مسلموں کو اسلام کے خلاف مشتعل کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد کے معنی کسی کی جان لینا یا گلے کاٹنا نہیں ہے بلکہ جہاد کا مطلب یہ ہے کہ انسان کسی بھی نیک کام کے لیے اپنی پوری توانائی صرف کر دے، یہی جہاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی نے اندھیرے میں ایک چراغ جلا دیا تو یہ اندھیرے کے خلاف جہاد ہے۔ اگر کسی نے جہالت کے خلاف کوئی تعلیمی ادارہ قائم کر دیا تو اسلام میں یہ جہالت کے خلاف جہاد کہلاتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ امریکی صدر ایسا ظالم ہے جو پاگل بھی ہے۔ اس کا کوئی بھروسا نہیں کہ کس ملک پر کب حملہ کر دے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ایران کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے اور دنیا مشوش ہے کہ جیت کس کی ہوگی۔ اللہ کا منصوبہ ہمیشہ یہی رہا ہے کہ بڑی طاقتوں کو چھوٹی طاقتوں کے ذریعے شکست دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شور مچا ہوا ہے کہ امریکی بیڑہ آ رہا ہے، دراصل یہ بیڑہ نہیں بھیڑہ ہے، سیدھا کامیاب ہوتا ہے جو بھیڑہ ہوتا ہے، اس کا بیڑا غرق ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا مشہور محاورہ ہے بیڑا غرق ہونا، یہ محاورہ امریکی بیڑے ابراہم لنکن کے غرق ہونے سے حقیقت میں تبدیل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اس سے پہلے بھی ایران کے مقابلے میں رسوا ہوا ہے اور آئندہ بھی ذلت آمیز شکست اس کا مقدر ہو گی۔ مولانا نے کہا کہ امریکہ مرجعیت کا دشمن ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے جو اپنے حملے کے اہداف کی فہرست دی ہے، اس میں قم اور مشہد کو شامل کیا ہے، بلکہ میں کہوں گا کہ اس میں نجف اور کربلا بھی شامل ہے، کیونکہ امریکہ آیت اللہ سیستانی کا بھی دشمن ہے، کیونکہ ان کی وجہ سے عراق میں امریکہ اور داعش کو شکست ہوئی تھی۔